21616 ـ کیا موجودہ نماز ادا کرے یا فوت شدہ ؟

سوال

اگر کسی عذر مثلا نیند کی بنا پر کوئی نماز رہ جائے، تو کیا پہلے ہم فوت شدہ نماز ادا کرینگے یا کہ موجودہ نماز، جبکہ موجودہ نماز کی جماعت ہو چکی ہو، یعنی جماعت کے بعد ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

مسلمان شخص کو بروقت نماز ادا کرنے کے پابندی کرنی چاہیے، اور پھر اللہ تعالی نے مومنوں کی مدح اور تعریف کرتے ہوئے فرمایا ہے:

اور وہ لوگ جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں المعارج (34).

چنانچہ اگر کسی انسان کو کوئی عذر پیش آ جائے اور نماز رہ جائے تو وہ اس نماز کی قضاء کرے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جو کوئی نماز بھول جائے یا نماز سے سویا رہے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ جب اسے یاد آئے نماز ادا کرے "

صحیح مسلم کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ حدیث نمبر (1103).

اس لیے اگر آپ کی کوئی نماز رہ جائے تو " پہلے فوت شدہ نماز ادا کرو اور پھر موجودہ نماز، اور اس میں تاخیر کرنا جائز نہیں، لوگوں میں یہ عام ہو چکا ہے کہ اگر کسی کی کوئی نماز رہ جائے تو وہ اسے دوسرے دن اسی نماز کے ساتھ ادا کرتا ہے، مثلا اگر کسی شخص نے نماز فجر ادا نہ کی تو وہ اسے دوسرے دن کی نماز فجر کے ساتھ ادا کرتا ہے، یہ غلط ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ اور قول اور فعل کے خلاف ہے.

قولی دلیل:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جو کوئی بھی نماز سے سویا رہے یا اسے بھول جائے تو جب اسے یاد آئے نماز ادا کر لے "

اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ: جب دوسرے دن اس کا وقت آئے تو پھر نماز ادا کرے، بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا کہ:

" جب اسے یاد آئے تو وہ اسے ادا کر لے "

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کی دلیل:

جب جنگ خندق کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازیں رہ گئیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے موجودہ نماز کے قبل ادا کیں "

یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ انسان پہلے فوت شدہ نماز ادا کرے اور پھر موجودہ نماز.

لیکن اگر اس نے بھول کر پہلے موجودہ نماز ادا کر لی یا اسے علم ہی نہ تھا تو اس کی نماز صحیح ہے، کیونکہ اس کے لیے عذر ہے "

دیکھیں: فتاوی الشیخ ابن عثیمین (12 / 222).

خندق کے موقع پر نماز والی حدیث امام نسائی رحمہ اللہ تعالی نے عبد الرحمن بن ابی سعید سے بیان کی ہے وہ اپنے والد ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ:

" جنگ خندق والے روز ہمیں مشرکوں نے نماز کی ادائیگی نہ کرنے دی اور مشغول رکھا حتی کہ سورج غروب ہو گیا.. . چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ تعالی عنہ کو حکم دیا کہ ظہر کی نماز کی اقامت کہیں، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی، پھر اس کے بعد عصر کی نماز کی اقامت کہی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی، اور پھر مغرب کی اذان کہی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز وقت میں پڑھائی جس طرح پہلے پڑھایا کرتے تھے "

سنن نسائی کتاب الاذان حدیث نمبر (655) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح سنن نسائی حدیث نمبر (638) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل اور فعل اس بات کی دلیل ہے کہ فوت شدہ نمازوں کی ادائیگی میں ترتیب واجب ہے.

لیکن اگر صرف موجودہ نماز کی ادائیگی کے لیے وقت باقی ہو تو اس صورت میں پہلے موجودہ نماز ادا کی جائیگی تا کہ اس کا بھی وقت نہ نکل جائے اور اس کے بعد دوسری نمازیں ادا کی جائینگی.

والله اعلم .